سوال

عقیدہ آخرت کیا ہے۔ انسانی زندگی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

جواب

عقیدہ آخرت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات:

1- تمہید:

اسلام ایک کامل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی کے اصول سکھاتا ہے۔ اس ضابطہ حیات کی اساس پانچ بنیادی عقائد پر ہے: توحید، رسالت، فرشتوں پر ایمان، کتب سماوی پر ایمان اور آخرت پر ایمان۔ ان میں سے عقیدہ آخرت انسان کی زندگی کا رخ متعین کرتا ہے۔ یہ عقیدہ انسان کو یہ احساس دلاتا ہے کہ دنیا عارضی ہے، اصل زندگی موت کے بعد شروع ہوگی، جہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت میں بار بار آخرت کی یاد دہانی کروائی گئی ہے۔

2- عقیدہ آخرت کی تعریف:

عقیدہ آخرت سے مراد یہ یقین رکھنا ہے کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا، قیامت قائم ہوگی، اعمال کا حساب ہوگا، پھر انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا ملے گی۔ نیکوکار ہمیشہ کے لیے جنت میں جائیں گے اور بدکار ہمیشہ کے لیے جہنم کا عذاب بھگتیں گے۔

3- قرآن سے دلائل:

قرآن میں سینکڑوں مقامات پر آخرت کا ذکر موجود ہے:

- القرآن: "اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو قائم کریں گے، اور جو ذرا برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا"۔
- القرآن: اور وہ ذرا برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا، اور جو ذرا برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا"۔
- القرآن: "اور بے شک آخرت ہی بہتر ہے تیرے لیے دنیا سے"۔
- القرآن: "ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے، پھر تم سب کو ہماری ہی طرف لوٹایا جائے گا"۔

یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ دنیا کی زندگی امتحان ہے، اصل کامیابی آخرت میں ہے۔

4- احادیث سے دلائل:

رسول اللہ ﷺ نے عقیدہ آخرت کو بار بار اجاگر فرمایا تاکہ مسلمان دنیا کی زندگی کو غفلت میں نہ گزاریں۔

• الحدیث: "قیامت کے دن آدمی کے قدم اپنے رب کے حضور سے نہ ہٹیں گے یہاں تک کہ پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا: عمر، جوانی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور علم پر کتنا عمل کیا۔"

• الحدیث: "عاقل وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کے لیے تیاری کرے۔"

• الحدیث: "دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔"

یہ احادیث بتاتی ہیں کہ اصل کامیابی دنیاوی آسائش نہیں بلکہ آخرت کی نجات ہے۔

5۔ اسلامی تاریخ میں عقیدہ آخرت کی جھلکیاں:

(الف) غزوات میں استقامت:

غزوہ بدر میں مسلمان قلیل تعداد اور وسائل کے باوجود ڈٹے رہے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ شہادت جنت کا ذریعہ ہے۔

(ب) خلفائے راشدین کا طرزِ حکومت:

حضرت عمرؓ راتوں کو گشت کرتے تاکہ کوئی بھوکا نہ سوئے، کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ آخرت میں رعایا کی جواب دہی کرنی ہوگی۔

(ج) کربلا کی قربانی:

امام حسینؓ نے دنیاوی اقتدار کو ٹھکرا کر آخرت کی

کی کامیابی کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔ یہ اس عقیدے کی عملی تصویر تھی کہ اصل زندگی آخرت کی ہے۔

6- انسانی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:

- اخلاقی اثرات
- سماجی اثرات
- نفسیاتی اثرات
- دینی اثرات
- سیاسی و اجتماعی اثرات

i- اخلاقی اثرات:

- جھوٹ، ~~دھوکہ~~ دھوکہ، ظلم اور فریب سے بچنے کی تحریک ملتی ہے۔
- نیکی، صدق، ایثار اور عدل کو اپنانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

ii- سماجی اثرات:

- لوگوں کے حقوق ادا کرنے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔
- خدمت خلق، امانت داری اور معاشرتی عدل قائم ہوتا ہے۔

• طبقاتی تفاوت کم ہوتا ہے کیونکہ ہر فرد کو جواب دہی کا یقین ہوتا ہے۔

iii۔ نفسیاتی اثرات:

• دلوں میں صبر اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔
• مایوسی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ انسان جانتا ہے کہ "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کو اجر بے حساب دے گا" (القرآن)
• موت کا خوف ایک مثبت جذبے میں بدل جاتا ہے کہ یہ دنیا ختم نہیں بلکہ اصل زندگی کی طرف سفر ہے۔

iv۔ دینی اثرات:

• نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔
• تقویٰ اور خشوع و خضوع کے ساتھ عبادات کی ادائیگی ہوتی ہے۔
• انسان ہر لمحہ اللہ کی رضا کو مقصد بناتا ہے۔

v۔ سیاسی و اجتماعی اثرات:

• حکمران عدل و انصاف کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ وہ آخرت میں جواب دہ ہیں۔
• رعایا کے حقوق کی ادائیگی کو اللہ کی خوشنودی سے جوڑا جاتا ہے۔
• اسلامی معاشرہ ایک صالح اور پرامن معاشرہ بن جاتا ہے۔

KHYBER PAKHTUNKHWA

نتیجہ:

عقیدہ آخرت انسان کو ذمہ دار، بااخلاق اور نیکوکار فرد بناتا ہے۔ یہ عقیدہ انسان کو یاد دلاتا ہے کہ دنیا کی زندگی محض امتحان ہے اور اصل کامیابی آخرت میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی معاشرے کی بنیاد اسی عقیدے پر رکھی گئی۔ اگر فرد اور معاشرہ اس عقیدے کے مطابق زندگی گزارے تو دنیا بھی سنورتی ہے اور آخرت بھی کامیاب ہو جاتی ہے۔

KHYBER PAKHTUNKHWA